وزیر آغا

بڑے ڈرپوک ہو!

بڑے ڈرپوک ہو تارو!
فقط شب کو نکلتے ہو!!

کبھی آنسو کی بھیگی ماتا میں
مہکتی چاندنی کی
اوڑھنی میں.........چھپ کے آتے ہو
کبھی تم
روشنی کی ان گنت میخوں کی صورت
تیرگی کے جسم میں پیوست ہوتے ہو
نہ جیتے ہو نہ مرتے ہو

بڑے ڈرپوک ہو تارو!
کبھی دیکھا نہیں تم نے کہ دن
کتنا منور
کس قدر بے انت ہوتا ہے
کبھی دیکھا نہیں تم نے
وہ تارا

جو فقط دن کو نکلتا ہے
چمکتی برچھیوں سے لیس ہو کر
اک سنہرا گُرز اپنے ہاتھ میں لے کر
بہادر.........................سُورما
تنہا گزرتا ہے
اُفق کی قوس سے
غم کی، خوشی کی، سرحدوں سے
بے خطر بڑھتا چلا جاتا ہے
آخرِ شام کے کہرام میں
منزل پہ اپنی جا پہنچتا ہے *
بڑے ڈرپوک ہو تارو!
فقط شب کو نکلتے ہو!!

(اوراق۔ اگست، ستمبر ۱۹۹۵ء)

*نصابی ضرورتوں کے تحت قدرے ترمیم کے بعد